رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار کا ایجنٹ بننے کے لئے درخواست ہے۔ آپ کے اخبار کا نمونہ ملا۔ اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔ اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔ اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔

ہفت روزہ (ہفتہ وار)

اخبار بدر کی قیمت اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔ اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔ اخبار کی قیمت ۔۔۔ ہے۔

قادیان

ایڈیٹر پیر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ | نمبر ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

جملہ ناظرین فاروق و محبان سلسلہ و خیر خواہان قوم کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ غلام مرتضیٰ۔ غلام احمد مشتاق احمد فاروق۔ احمد الدین۔ برکت اللہ۔ اختر احمد عبدالرحمن رانجھا۔ مرزا یعقوب بیگ۔ حبیب اللہ۔ عبدالرحیم مالاباری۔ داؤد احمد۔ عبدالرحمن جنید ناصر الدین ہمارے قادیان کے بچے یونیورسٹی کا سالانہ امتحان الف ایس سی ۱۹ اپریل سے دے رہے ہیں۔ احباب درد دل سے انکی اعلیٰ کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کر کے عند اللہ اور عند الناس ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیاب فرمائے۔ آمین۔

ولادت باسعادت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی حرم ثالث سیدہ سارہ بیگم سلمہا اللہ کے بطن مبارک سے ۱۳ اپریل ۱۹۲۹ء بروز جمعہ دختر نیک اختر پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولودہ مسعودہ کو اپنی برکات اور رحمتوں سے

اسمبلی میں بم گرا اور پستول چلا تو ہوا کیا؟

فاروق کی گذشتہ اشاعت میں ۸ اپریل کو جو اسمبلی کے کونسل ہال دہلی میں دو بم ہندوؤں نے گرائے تھے۔ اس کی مختصر کیفیت نقل ہو چکی ہے۔ بم پھینکنے والا ایک بنگالی ہندو اور دوسرا پنجابی ہندو تھا۔ جو موقعہ پر ہی گرفتار ہو گیا۔ اس حادثہ عظیمہ اور واقعہ ہائلہ کے متعلق ہندو اخبارات نے مجال کیا۔ کہ اس شور کے مقابلہ میں جو آریہ سماج کے ایک کتب فروش رنگیلا رسول" جیسی رسوائے عالم کتاب کے پبلشر راجپال علیہ ما علیہ کے قتل پر زمین کو سر پر اٹھا رکھا ہے۔ چار سطریں بھی ایسی لکھی ہوں۔ جس سے ان کا اس قسم کے حادثات سے نفرت دلی کا اظہار ہوتا ہو۔ گویا ہندوؤں کی نظر میں راجپال کا قتل تو ہندوستان کیا تمام دنیا کو تہ و بالا کرنے والا تھا۔ جس سے آئندہ سارا جہان سونا ہو گیا۔ اور ملک ہند کے تمام مفاد اور ہر نوع کی ترقیاں جو راجپال کی ذات پر آفات سے ہی وابستہ تھیں۔ ضائع ہو گئیں۔ اور بھارت ورش یا آریہ ورت کا سارا امن و امان راجپال کے قتل سے غارت ہو گیا۔ ایسے جہابیر ننگ قوم و ملک کا لاہور کی بھومی سے اٹھ جانا جو اندوہناک اور ہوش ربا واقعہ ہے۔ بھلا اس کے مقابلہ میں بے گناہ مسٹر سانڈرس کا قتل یا چانن سنگھ کی ہلاکت یا دسہرہ والے بم کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ اور اسمبلی والا واقعہ بم تو کچھ چیز ہی نہیں۔ ایسے کارنامے تو ہمیشہ ہندوستان میں مالکان ہند کے ہاتھوں سے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا چنداں افسوس نہیں۔ افسوس تو راجپال جیسے نافع الناس تیج دھاری سبھا سوامی اور رودوان مہاپرش کے قتل کا ہے۔ جو دنیا میں ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ جس سے تمام سنسار ہل جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے قتل تو کبھی سننے دیکھنے میں آئے نہیں۔ بنابریں ہندوؤں کا راجپال کے قتل پر آپے سے باہر ہو جانا کوئی تعجب انگیز نہیں۔ دیکھو اسی لاہور میں مسجد سے نکلتے ہوئے مسلمانوں نمازیوں کو نہیں مار ڈالا۔۔۔ تو ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا راولپنڈی میں۔ ملتان میں۔ اجودھیا میں۔ دہلی میں۔ سہارن پور میں۔ سونفتہ میں۔ مالابار میں۔ بمبئی میں کٹارپور وغیرہ مقامات میں سینکڑوں حذا بخش اور عبدالرشید اور عبدالعزیز اور علم دین اور محبوب علی وغیرہ بیراجپالوں اور سوراجیوں کے ہاتھوں مارے نہیں گئے۔ یہ تو معمولی واقعات ہیں۔ مگر راجپال کا واقعہ معمولی نہیں۔ اس کا قتل بغیر تمام مسلمانوں کی پوری گہرائی اور خفیہ سازش کے ممکن ہی نہیں تھا۔ سوچو تو سہی۔ کہ کیا راجپال ایسا ہی معمولی انسان تھا۔ جیسے کہ متذکرہ بالا مقامات کے مسلمان غیر معروف اور لاوارث اور بیکس تھے۔ راجپال تو وہ شہرہ آفاق سینا پتی شیر بہادر تھا جس کے محلات اور مکانات سے سو سو میل تک کسی پرند کا گذر بھی محال تھا۔ چہ جائیکہ اس کے آہنی حصار میں گھس کر اس کو قتل کر جائے۔ یہ تو حیرت انگیز اور بے مثال حادثہ ہے۔ جس کی کوئی مثال ہندوستان چھوڑ دنیا میں بھی نہیں مل سکتی۔ اس لئے ہندوؤں کو جس قدر بھی اس پر غصہ آئے تھوڑا ہے۔ جتنا بھی وہ اس پر شور مچائیں کم ہے۔ جو کچھ بھی وہ اسکے بدلہ میں کہیں لکھیں۔ کریں سب حق بجانب ہے۔ کیونکہ اس قتل کا محرک سوائے راجپال کی سلطنت پر قبضہ حاصل کرنے کے اور کوئی امر نہیں۔ پس اسمبلی والے بم کو اس سے کیا نسبت۔ جس کے محرکات کافی سے زیادہ موجود ہیں۔ اور جس کی ذمہ دار خود گورنمنٹ ہے جیسا کہ گذشتہ ماہ نومبر میں ایک بیگناہ سانڈرس پولیس مین اور ایک پنجابی پولیس افسر کے بیدردانہ قتل پر کانگرس کے سالانہ اجلاس کے صدر ہندوستان کی بیٹری کو غرق کرنیوالے پنڈت موتی لال نہرو نے اپنے خطبہ صدارت میں ایسے مجرموں کی معذوری کا اظہار کر کے دوسروں کو اس قسم کے جرائم کی شہ دی ہے۔ جبکہ کہا:۔

"یہ ثابت نہیں ہے۔ کہ یہ جرم سیاسی جرم ہے۔ لیکن اگر یہ سیاسی جرم بھی ہو۔ تو اسکی ذمہ دار خود حکومت ہے۔ جس کے رویہ کے نتیجہ میں ایسے جرم صادر ہوتے ہیں" اسمبلی والا واقعہ اسی نہروانی شہ کا نتیجہ ہے۔ فاروق)

دیکھو کیسا صاف معاملہ ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ چونکہ مالکان ہندوستان کو ہندوستان کا چارج دیکر انگلستان نہیں چلی جاتی۔ اس واسطے بیچارے پستول باز اور بم ساز مجبور ہو کر اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ ان کے جرائم کی ذمہ دار تو حکومت ہے۔ اور وہی محرک ہے ان جرائم کی۔ مگر راجپال جیسے "نوٹنی خلق ملنسار یا اخلاق ایما مدار نیک بخت" بے شر انسان کے قتل کا تو کوئی امر محرک ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ایک معصوم کے قتل کے لئے سازش کی کمیٹیاں بنانی پڑیں۔ جس کے لئے ہندوؤں کو بجا جوش ہے۔ اسمبلی کے بم یا دسہرہ کے بم یا دہلی میں وائسرائے پر بم وغیرہ کے لئے تو کسی سازش کا واہمہ ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کام سازشوں کے نہیں۔ اسی واسطے تو قاتلوں کا پتہ نہیں ملتا۔ اگر سازش کے ماتحت یہ بم بازی ہوتی تو قاتل ضرور پکڑے جاتے۔ جیسا کہ راجپال کے قاتل شردھانند کے قاتل پکڑے گئے۔ کیونکہ وہ سازش کے ماتحت تھے۔ سازش والے ہی پکڑے جایا کرتے ہیں۔ اور جو فرداً فرداً خود بخود بلا تحریک غیرے ایسے کام کرتے ہیں۔ وہ نہیں پکڑے جاتے۔ کیونکہ ان کی پردہ پوشی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور جو سازش سے کام کرتے ہیں۔ وہ ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی پردہ پوشی کرنے والے بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی سازش ان کی پردہ پوشی کرتی ہے۔ اس لئے وہ ضروری پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو کیسی زبردست دلیل ہے سازش والوں کی پردہ دری کے لئے۔ غور کرو! دسہرہ پر بم چلے۔ اگر سازش ہوتی۔ تو ان کا پتہ نہ لگ جاتا۔ سانڈرسن کا قتل ہوا۔ اگر سازش سے ہوتا۔ تو وہ فوراً ہی نہ پکڑے جاتے۔ اب ۱۵ر اپریل کو پولیس نے لاہور میں جو پستول اور مکمل و نامکمل بم اور بم سازی کا مصالحہ پکڑا ہے۔ اور ساتھ ہی تین ہندو نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ بھلا اگر یہ کسی سازش کے ماتحت نہ ہوتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ پکڑے جاتے۔ سازش کے ماتحت ہونے پر ہی تو پکڑے گئے ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کو ایسے بم وغیرہ کے کیسوں میں کہنے سننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک بڑے فلاسفر کا قول ہے۔ کہ ؎

یکے دزد باشد دگر پردہ دار

اس لئے موقعہ پر خاموشی اچھی چیز ہے۔

آریہ دوستو! سوچو اور خوب سوچو! کہ تمہاری تحریریں اور طرز بیان اور اندرونی حالات سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ یہی کہ تم دل سے مسلمانوں کی تباہی گورنمنٹ کی بدخواہی کے خواہاں ہو۔ ورنہ تمہارا فرض تھا۔ کہ راجپال کے معمولی قتل پر یہ سوگ نہ کرتے۔ یہ شور نہ کرتے۔ بلکہ اپنا سارا زور قلم اور زور دلائل ان بدمعاشوں اور بے ایمانوں ملک کے دشمنوں بم بازوں اور بم سازوں اور پستول افگنوں کے خلاف استعمال کر کے اپنی شرافت اور انسانیت کا ثبوت دیتے۔ نہ کہ جو واقعہ شخصی ہے۔ جس کی ذمہ دار نہ کوئی قوم ہے [redacted] نہ مذہب نہ حکومت۔ اس کے لئے تو تم قوم و مذہب اور حکومت کو ذمہ دار بتاؤ۔ اور جو صریح اور کھلی کھلی بات ہے یعنی آئے دن بم اور پستول کے ذریعہ بے گناہ قتل کئے جاتے ہیں۔ جو بغیر کسی گہری اور خفیہ اور دیرینہ سازش کے ممکن ہی نہیں۔ اس پر تمہارے قلم ٹوٹ جائیں۔ زبانیں گنگ ہو جائیں۔ اور حصول سوراج کے شوق میں اندھے ہو کر کمبھ کی نیند سو جاؤ۔ کیا یہ طریق تمہاری شرافت اور انسانیت پر غداری اور بغاوت کا سیاہ بدنما دھبہ نہیں لگنے دیتا۔ خوب غور کرو۔ کہ تم ملک میں کیا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو۔ ان کرتوتوں سے تم کو سوراج مل چکا۔ اور راجہ بن چکے۔ اور ہندوستان میں راج کر چکے ؛

حقیقۃ الوحی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نادر تصنیف جس میں وحی و الہام کی حقیقت بیان کر کے مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور پیغام پارٹی کے جملہ عقائد جدیدہ کا رد پہلے سے اس میں لکھدیا ہے۔

(اخبار فاروق قادیان) ... اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی ملکیت ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف بارہ روپیہ ... پیشگی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد بیگ والی پیشگوئی پر ایک مکالمہ

(از مستری غلام نبی صاحب سیالکوٹی)

(۱)

غیر احمدی:۔ مرزا صاحب نے پیشگوئیوں کو صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے۔ اس لئے آپ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں سے ایک نکاح والی پیشگوئی جس کو صداقت میں پیش کیا تھا ثابت کر دکھائیں۔

احمدی:۔ میرے فاضل دوست اگرچہ آپ کی صداقت پرکھنے کے لئے پیشگوئیوں کے علاوہ اور بھی معیار تھے۔ جن پر آپ کو پرکھا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ آپ حضورؑ کے لاکھوں نشانوں میں سے صرف پیشگوئیوں کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے حضورؑ کی پیشگوئیوں میں سے آپ کی درخواست پر نکاح والی پیشگوئی پر ہی تفصیل سے روشنی ڈال دیتا ہوں۔

غیر احمدی:۔ جزاک اللہ آپ مہربانی کر کے نکاح والی پیشگوئی کا حال بتائیں۔ کہ وہ نکاح کیوں ہوا۔ جس کے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کے بعد پھر اور پیشگوئیوں کا تذکرہ کریں۔

احمدی:۔ قبل اس کے کہ میں اس خاص پیشگوئی کے تفصیلی حالات جناب کے گوش گذار کروں۔ پہلے میں پیشگوئیوں کے اصول پر ایک اجمالی تبصرہ کر دیتا ہوں۔ تاکہ آپ کو اصل حقیقت تک پہنچنے میں سہولت ہو۔

پیشگوئیوں کے اصول

(۱) سب سے اوّل یہ جاننا چاہیئے۔ کہ پیشگوئیوں سے اصل غرض کیا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ کہ رسول دنیا میں دو اغراض لے کر آتے ہیں۔ ایک یہ منکرین کے واسطے وہ منذر ہوتے ہیں۔ دوم مومنین کے لئے مبشر یعنے مومنوں کے لئے بڑی بڑی خوشخبری لیکر آتے ہیں اور انکار کرنے والوں کے لئے منذرانہ نشان اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ پھر جو نشان نبی کو دیئے جاتے ہیں۔ ان کی یہ غرض بتائی وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ کہ نشانات یا منذر پیشگوئیوں کی غرض لوگوں کو صرف تنبیہ اور بیدار کرنا ہوتا ہے نہ کہ ہلاک اور تباہ کرنا۔

(۲) دوسرے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نشانات ہمیشہ دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک قسم متشابہات کی ہوتی ہے۔ اور ایک محکمات کی۔ اور ان سے مستفیض ہونے والے بھی دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک کافر دوسرے مومن۔ مومن متشابہات کو محکمات کے ماتحت کرتے ہیں۔ اور کافر متشابہات کو لیکر کجی اور گمراہی کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

(۳) پھر بعض اوقات بسبب الہام الٰہی کی تفہیم بیان کرنے میں غلطی کو جاتا ہے اور نبی کا اجتہادی غلطی کرنا خدا تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر نبی کی ہر بات پوری ہی ہوتی جائے۔ تو ایسا نہ ہو کہ کسی وقت بُعد زمانہ کے باعث نبی کے ماننے والے غلطی سے نبی کو ہی خدا سمجھ بیٹھیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ چونکہ علیم و خبیر ہستی ہے۔ وہ خود نبی سے اجتہادی غلطی کراتا ہے۔ پھر بعد میں یا تو واقعات پیشگوئی کی اصل حقیقت بتا دیتے ہیں۔ کہ اس کا مطلب یوں نہیں یوں تھا۔ یا خود خدا تعالےٰ اس کی صحیح تفہیم ایک مدت کے بعد بذریعہ الہام ظاہر کر دیتا ہے۔ اس کی مثالیں تو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے بیسیوں مل سکتی ہیں۔ مگر یہاں میں تین چار ہی عرض کر کے آگے چلوں گا۔ سب سے اوّل حضرت رسولِ خدا فخر بنی آدم اشرف انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ رؤیاء مبارکہ ہے جو مقام ہجرت کے متعلق حضورؐ نے دیکھی۔ اور اسکی تفہیم کو ان الفاظ میں امام بخاری باب الہجرت میں لائے ہیں۔ ذھب وھلی انی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی مدینۃ یثرب۔ کہ مجھے ہجرت کا مقام بتایا گیا۔ اور میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ جگہ یمامہ ہے یا ہجر۔ مگر بعد میں وہ مدینہ نکلا۔ دیکھئے حضورؐ کا خیال کس طرف گیا۔ اور واقعات نے مدت کے بعد کیا ظاہر کیا۔

مثال دوئم:۔ حضورؐ رؤیا دیکھتے ہیں۔ کہ ہم نے حج اور عمرہ کیا ہے۔ اور حضورؐ اس رویاء صالحہ کی بنا پر بہت سے صحابہؓ کو ساتھ لیکر حج و عمرہ کی نیّت سے مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کی طرف جو قریب ڈھائی سو میل کی لمبی مسافت تھی چل پڑتے ہیں۔ مگر وہاں جا کر حالات پیش آمدہ نے بتایا۔ کہ اس سال تم حج اور عمرہ نہیں کر سکتے اور باوجود ساز و سامان سفر اور جمیع صحابہؓ کے بغیر حج کئے واپس جاتے ہیں۔ اور بعض صحابہؓ جو جلیل القدر تھے وہ بھی ڈگمگا جاتے ہیں۔ کہ کیا رسول کریمؐ کی رؤیا سچی نہ تھی۔ مگر اصل حقیقت سے جو بہرہ ور تھے۔ انہوں نے اپنے قیاس اور خیالوں پر خدا اور رسولؐ کو ترجیح دی۔ تو دیکھو اس رؤیاء کی اصل حقیقت جو وحی کے مترادف تھی۔ بعد میں جا کر واقعات کے ذریعہ کھلی۔ کہ اس سال کی شرط نہیں۔ تو یہ حضورؐ کا اجتہاد تھا۔ جس کی بناء پر حضورؐ اتنے لمبے سفر کے لئے تیار ہو گئے

مثال سوئم:۔ حضرت نوح علیہ السلام قلنا احمل فیھا من کل زوجین اثنین و اھلک الا من سبق علیہ القول ومن امن۔ ہود و اھلک کے لفظ سے نوحؑ اپنے بیٹے کو بھی مراد لے لیتے ہیں۔ اور اسی اجتہادی غلطی کی بدولت جناب باری سے یہ سوال کر دیتے ہیں۔ رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین۔ تو جواب میں ذات باری کیا جواب دیتے ہیں۔ قال یٰنوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ ہود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اہل میں تیرا بیٹا شامل نہیں۔ کیونکہ اس کے عمل صالح نہیں۔ بلکہ اہل سے مراد وہ ہیں۔ جنہوں نے تجھے مان کر عمل صالح اختیار کئے ہیں۔ تو اتنا بڑا نبی خدا کے الہام اور اس کی کلام کا وہ مفہوم لیتا ہے۔ جو خدا کو مقبول نہیں۔ گو الہام کے ظاہر الفاظ کے ماتحت ہے ؛

(۴) وعید کی پیشگوئی اگر توبہ سے مشروط ہو۔ تو شرط توبہ کے پورا کر دینے سے وہ عذاب ٹل جاتا ہے ؛

(۵) بغیر شرط کے بھی بعض اوقات قوم اگر اپنی حالت کو تبدیل کرے۔ تو عذاب ٹل جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یونس کی قوم نے بغیر کسی شرطی وعدہ کے جو چالیس دن کے اندر اندر آنے کا وعدہ عذاب کیا تھا۔ قوم نے اپنی حالت کو تبدیل کرنے اور رجوع اور توبہ تائب کرنے سے فائدہ اٹھا لیا۔ فلولا کانت قریۃ امنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس ع یونس ع۔ کہ دنیا میں کوئی بھی بستی یا شہر ایسا نہیں ہوا کہ جس کے رہنے والوں کو ان کے ایمانوں نے نفع دیا ہو۔ سوائے قوم یونس کے۔

(۶) پھر نبی کا قوم کے اندر رہنا بھی بعض وقت عذاب کی روک کا موجب ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ۔ الانفال ۸ ع۔ اللہ ایسا نہیں کہ انکو اس وقت عذاب دے۔ جبکہ اے نبی تو ان میں موجود ہے ؛

(۷) پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ استغفار توبہ تضرع اور دعا صدقہ وغیرہ سے بھی عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون الانفال ۴ ع۔ کہ اللہ ایسا نہیں۔ کہ استغفار کی حالت میں تم پر عذاب نازل کرے۔ اور حدیث میں ہے۔ ان الصدقۃ تطفئ غضب الرب۔ کہ خدا کے غضب کی آگ کو صدقہ بجھا دیتا ہے۔

(۸) پھر خدا تعالیٰ کی رحمت جو اس کے غضب پر غالب ہوتی ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ اسکے بندے یونہی ہلاک ہوں۔ بلکہ جب کبھی بندوں نے نافرمانی کی تو ان کے بیدار کرنے کی غرض سے بعض وقت عذاب نازل کرتا ہے۔

(۹) پھر خود خدا تعالیٰ نے اپنے نشان دکھانے کے بارے میں قاعدہ بتا دیا ہے۔ جیسے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت عندہ ام الکتاب رعد ع۔ اور ما ننسخ من ایۃ بقرہ ۱۳ ۔ یعنے جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ اصل منبع کتاب کا تو وہی اللہ ہے۔ وہی مالک ہے۔ مملوک نہیں۔ کہ ہندوں کا تابع ہو۔ وہ جس طرح چاہتا ہے اپنے نشان دنیا میں دکھایا کرتا ہے۔ اور بعض نشان یا پیشگوئیوں کو ہم مٹا بھی دیا کرتے ہیں۔ مخلوق کا حق نہیں۔ کہ وہ اعتراض کرے۔ کہ فلاں نشان اس طرح پورا کیوں نہیں ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے بتا دیا۔ کہ ہم بعض نشان مٹا بھی دیا کرتے ہیں۔ پھر اس جیسا یا اس سے بھی بہتر نبی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اور نشان لے آتے ہیں۔ جو بیّن اور روشن ہوتا ہے ؛

(۱۰) واذا بدلنا ایۃ مکان ایۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر ۔ نحل ۹ ع۔ کہ ہم کبھی کبھی نشانات ان کے محل وقوع سے بدل بھی دیا کرتے ہیں۔ کیوں اس لئے کہ ہم علیم ہیں اور ہم جو نازل کرتے ہیں۔ وہ بھی ہمارے علم سے ہی ہوتا ہے۔ مگر نادان اندھے اور حقیقت سے بے خبر لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ رسول تو مفتری ہے اور یہ سب الہام اس کے افترا ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بتا دیا۔ کہ ہم کبھی نشانوں کو ان کے محل وقوع سے بدل بھی دیا کرتے ہیں۔ اور اس بدلنے کے وقت قالوا انما انت مفتر کی آواز بلند کرنے والے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات تو ہے نہیں۔ ہر مامور الٰہی کے برخلاف قالوا انما انت مفتر کی آواز مخلوق کی طرف سے بلند ہوتی ہے۔

(۱۱) پھر بعض وقت خدا تعالیٰ وعدہ تو نبی سے کرتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ نبی کے وقت میں ہی وہ تمام وعدے پورے ہو جائیں۔ بلکہ بعض وعدے ان کی وفات کے بعد ان کے سچے جانشینوں کے ذریعے پورے ہوتے ہیں۔ جیسے وامّا نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینک کی آیت سے واضح ہوتا ہے۔ اس کی کئی ایک مثالیں مل سکتی ہیں۔ مگر میں صرف ایک دو عرض کر کے اس کو ختم کر دیتا ہوں۔ دیکھو فخر بنی آدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے کڑے اپنے ہاتھوں میں دیکھے۔ اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں حضورؐ نے اپنے ہاتھوں میں دیکھیں۔ مگر یہ رویا حضرت عمرؓ کے وقت جا کر پوری ہوئیں۔ اور قیصر و کسریٰ کے خزانے حضرت عمرؓ کے ہاتھ لگے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھوں میں خزانوں کی چابیاں دی گئی تھیں ؛

(۱۲) یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ پیشگوئی کے تمام حصص پورے ہوں۔ بلکہ بعض حصوں کا پورا نہ ہونا نبی کے کذب کی دلیل نہیں ہوتا۔ جیسے وان یاتک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم، مومن ع سے مترشح ہوتا ہے۔

پس ان اصول کو اب مدنظر رکھ کر اعتراض کریں۔ تا ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل کے مطابق کسی پہلے نبی پر بھی وہی اعتراض نہ پڑے

(باقی دارد)

آئینہ اسلام

آریہ سماج کے تمام گندے لٹریچر کا جواب جو انہوں نے سجایت راجپال مقتول اسلام کے خلاف لکھکر مختلف ناموں سے شائع کیا تھا قابل دید اور ناقابل تردید طور پر اس کتاب میں درج کر دیا ہے۔ چند کاپیاں باقی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیوان گائے کیلئے اشرف انسان کا قتل

آریوں کا رسالہ "آریہ مسافر دہلی" گائے کی حمایت کے ایک مضمون میں ویدوں سے ثبوت دیتا ہے۔ کہ گاؤکشی کرنے والے کو ویدکا حکم ہے۔ کہ قتل کردیا جائے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"ایک گائے سے کتنے انسانوں کی پرورش ہوتی ہے۔ حساب لگاکر دیکھو۔ کیا اس کو قتل کردینے والا مجرم نہیں ہے؟ بلکہ ہے! بلکہ ایک گائے کا قاتل اس قدر انسانوں کا قاتل ہے۔ جس قدر لوگوں کی پرورش اس گائے سے ہوتی ہے۔ پس کیا بلحاظ اقتصادی قانون اور کیا بلحاظ اخلاق ایسا انسان واجب القتل ہے۔ وید مقدس نے تعلیم دی ہے۔ گائے چھتریوں کی ماں ہے۔ دیشوں کی بیٹی ہے۔ برہمنوں کی بہن ہے۔ یجروید کے پہلے اور دوسرے منتروں میں لکھا ہے۔ کہ گائے کو نہ مارو۔ نہ مارنے دو۔ بلکہ جو کوئی مارے۔ اس کے لئے اتھروید میں حکم ہے۔ جو کوئی گائے کو مارے یا گھوڑے کو مارے یا انسان کو مارے۔ تو اس کو گولی سے ماردے۔ ویدنے گائے اور گھوڑے کے قاتل کو انسان کے قاتل کے برابر قرار دیا ہے۔ اور غیرت دلائی ہے۔ کہ برہمن۔ چھتری۔ ویش کے ہوتے ہوئے گائے مارے جانے اور وہ بیٹھے رہیں۔ یہ بڑی شرم بات ہے۔ سخت بے غیرتی اور نامردی ہے۔ رگ وید میں بتلادیا ہے۔ کہ برہمن گائے کی بہن کی طرح ویش بیٹی کی طرح حفاظت کرے۔ اور چھتری گائے کی اس طرح حفاظت کرے۔ جس طرح اپنی ماں کی حفاظت کرتا ہے۔ میرے خیال میں جن ہندوؤں نے (گاؤکشی کے معاملہ میں) کچھ اسپرٹ دکھلائی ہے۔ وہ تحسین اور آفرین کے مستحق ہیں!!

(آریہ مسافر دہلی جلد ۴ ۷ ص ۲۵)

فاروق:۔ کاش سب عیسائی بھی گائے ہوتے اور سب یہودی بھی گائے ہوتے اور سب پارسی بھی گائے ہوتے۔ تاکہ ہندو قوم ان کی عزت کرتی اور ان کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتی۔

موجودہ دنیا کے سب سے بڑے رحم دل انسان مسٹر گاندھی نے ایک دفعہ کہا تھا۔ کہ میں گائے کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کردوں گا! گو چھڑے کو مار ڈالوں گا۔ لیکن اس بڑے مہاتما اور ان کی قوم کو کبھی اس کا بھی خیال آتا ہے۔ کہ یہ سارا رحم اور تمام وکمال دیا فقط گائے کے لئے ہی مخصوص ہے۔ یا انسان بھی اس کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ان پر بھی رحم کیا جاوے۔ اگر گائے میں جان ہے تو انسان بھی بے جان نہیں۔ اگر گائے دودھ دیتی ہے۔ تو بھینس اس سے زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اور گائے کے گھی کا حساب لگایا جاتا ہے۔ تو بھینس تو اس کے مقابلہ میں بے حساب گھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک بکری بھی اپنی بساط سے بڑھ کر دودھ دیتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہندو قوم اور اس کے دیالو لیڈر اور ویدک ایشور گائے کی جان کے مقابلہ میں بھینس بکری کا تو نام ہی نہیں لیتے۔ مگر گائے کے لئے انسانوں کی جان پر رحم کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور ہندوستان میں روزانہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ گائے کے لئے انسانوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ ان کو زندہ آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور ان کے گھروں کو بھی جلادیا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم کہتے ہیں۔ کہ کاش تمام غیر ہندو گائے ہوتے تو ہم اور دیا کے پتلے تو رہتے۔ مگر الحمد للہ کہ ہندوؤں کی یہ تمنا نہیں ہے۔ کہ وہ گائے ہوتے۔ وہ اشرف مخلوقات سے ہیں گائے نہیں ہیں انسان ہیں۔ آدمی ہیں۔ اور خدا کے رحم کے خواستگار ہیں نہ ہندوؤں کے بستر بردار۔

مفید مشورے

اولاد کیلئے جائداد

عموماً لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ہم بہت سی جائداد پیدا کرلیں۔ تاکہ ہمارے مرنے کے بعد ہماری اولاد کے کام آئے۔ پھر اس آرزو کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرتے ہیں۔ چوری کرتے تو اولاد کیلئے جیل خانہ میں جاتے ہیں اولاد کے لئے۔ اور اس بری تمنا اور غلط خیال کی وجہ سے اپنی عاقبت کی بربادی مول لیتے ہیں۔ ایک باپ کا فرض صرف اتنا ہے۔ کہ اولاد کو کھلائے۔ پہنائے اپنی طاقت کے مطابق۔ پھر اچھی تعلیم اور اچھی تربیت دے جس سے اس کی اولاد خود روزی کمانے کے قابل ہوجائے۔ پھر اس کی شادی کردے۔ اس کے بعد وہ جانے اور اس کا کام۔ باپ پر یہ ذمہ داری ہرگز نہیں۔ کہ وہ اولاد کے لئے جائداد ضرور ترکہ میں چھوڑے۔ اور پھر اس کی فکر میں پڑے۔ کہ جائداد کا ایسا انتظام کردوں۔ کہ یہ عیاشی میں برباد نہ ہوجائے۔ اچھی تعلیم و تربیت ہی اولاد کے لئے سب سے بڑی جائداد ہے۔ ایک شخص اگر اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت نہ دے اور بہت سے مکان اور بہت سی زمینیں۔ اور بہت سا نقد روپیہ گناہوں سے جمع کرکے اولاد کے لئے چھوڑ جائے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے مرتے ہی ان میں باہمی تقسیم پر مقدمہ بازی ہوگی۔ جس سے وہ جائداد کا بڑا حصہ کچہریوں میں برباد کردینگے۔ اور جو کچھ باقی رہے گا۔ وہ عیاشی اور فضول خرچی میں کھودینگے۔ اور مرنے والا قیامت تک قبر میں پڑا ہوا عذاب بھگتا کرے گا۔

پس جو لوگ اس خیال کے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اولاد کے لئے جائداد جمع کرنے کا خیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترک کردیں۔ اور ان کو اچھی تعلیم دیں۔ اچھی تربیت کریں۔ اور اس پر حتی المقدور جتنا خرچ کر سکتے ہوں۔ کریں۔ بغیر تعلیم و تربیت کے اولاد کے لئے جائداد چھوڑنا۔ خود اس کو بدچلنی کا سبق پڑھانا ہے۔ خدا توفیق دے۔ آمین ٭

مسلمانوں کے انگریزی اخبارات کیوں نہیں؟

(※)

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں کو اخباری قوت کا احساس نہیں

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں میں عمدہ انگریزی لکھنے والے کم ہیں ٭

اسلئے کہ:۔ مسلمان غل مچانا خلاف شان سمجھتے ہیں ٭

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں کو قلط بیانی سے نفرت ہے

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں میں انگریزی دان کم ہیں۔

اسلئے کہ:۔ جن کو اخبارات کا شوق ہے۔ وہ مفلس ہیں اور مالداروں کو شوق نہیں

اسلئے کہ:۔ مسلمان بحیثیت قوم سیاست ذاتی سے بے خبر ہیں۔

اسلئے کہ:۔ مسلمان دوسری قوموں کے اخبارات پر قناعت کر لیتے ہیں۔

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں میں اپنی قوم کا پورا درد نہیں ٭

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں نے انگریزی حکومت کا راز نہیں سمجھا ٭

اسلئے کہ:۔ مسلمانوں کو اپنے جذبات کے اظہار کا سلیقہ نہیں ٭

پس مسلمانوں کو چاہیئے

عبادت عربی میں کریں۔ زندگی اردو میں گذاریں اور حقوق انگریزی کے ذریعہ مانگیں۔ مسلمانوں کو انگریزی اخبارات کی بہت ضرورت ہے۔ جو ہر صوبہ میں ہوں۔ ہر شہر میں ہوں۔ ہر فرقہ کے ہوں۔ احمدی دوستو! تمہارے سلسلہ کا بھی ایک اخبار انگریزی میں "سن رائز" نکلتا ہے۔ تم ملکر اس کو ایسا مضبوط بناؤ۔ کہ سول ملٹری اور ٹریبیون سے تو بڑھ جائے۔ اگرچہ پایئر کا مقابلہ نہ کر سکو۔ اٹھو اور ہمت کرو۔ اور "سن رائز" کو ایک زبردست احمدیہ سلسلہ کا آرگن بنا کر اپنی آواز کو انگریزی حکام تک پہنچا دو ٭

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے مہاتما گاندھی جی کو دعوت اسلام،

(※)

۶ اپریل کو ۱ بجے شام میل ٹرین سے مہاتما گاندھی جی وارد بلدہ حیدرآباد ہوئے۔ جن کے استقبال کو اسٹیشن سکندرآباد پر ہزارہا باشندگان دکن موجود تھے۔ ایک دن کے عرصۂ قیام میں مہاتما جی نے مختلف لیکچر دیئے۔ اس موقعہ پر برادران اہل ہنود نے ایک کثیر رقم مہاتما جی کی نذر کی۔ اور تحفے دیئے۔ اس تقریب پر مسلمانان حیدرآباد کی طرف سے منجانب جماعت احمدیہ چند نوجوانان جماعت احمدیہ نے بوقت رخصت اسٹیشن سکندرآباد پر اسلامی لٹریچر بزبان انگریزی و گجراتی مہاتما جی کی نذر کیا۔ جس کو مہاتما موصوف نے بڑے خلوص دل سے اظہار قبولیت بخشا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ اس کو پڑھیں گے۔ ہم مہاتما جی کو ان کے حیدرآباد تشریف آوری پر مبارکباد دیتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں گے۔ جس سے توقع ہے۔ کہ ان کی روحانی ترقی ہوگی۔ اور وہ حقیقی نجات دہندہ مذہب کے اصولوں سے مطلع ہو جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

(خاکساران دیپش کنندگان تحفہ اسلامی محمد بشیر احمد بن

درخواست نامنظور

(※)

لاہور ۱۷ اپریل۔ وکیل ملزم نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست انتقال مقدمہ قتل راجپال دائر کی۔ عدالت نے سماعت کرنے کے بعد درخواست نامنظور کر دی۔ مقدمہ کی سماعت ۱۹ اپریل کو ہوگی ٭

بم کے کارخانہ کی تلاشی، دستیاب شدہ اشیاء کی فہرست

(※)

بم کے کارخانہ واقعہ کشمیر بلڈنگ سیکلوڈ روڈ لاہور کی تلاشی سے حسب ذیل اشیاء برآمد ہوئیں:۔

ایک بم صحیح سالم۔

۸ بم جن پر ٹوپیاں چڑھنے والی تھیں۔

ایک ریوالور چھ خانوں کا گولیوں سے بھرا ہوا۔

ایک پستول۔

۱۸ گولیاں۔

کیمیادی اشیاء کی بہت بڑی تعداد۔

آتشگیر مادہ کی کافی تعداد۔

بم بنانے کے اوزار۔

پولیس کو توقع ہے۔ کہ اب وہ دسہرہ کے حادثہ بم اور سانڈرس کے قتل کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جائیگی ٭

ایک غلطی کا ازالہ

بعض خریداران نے فاروق سال رواں کے مرسلہ وی پی اس غلطی سے واپس کر دیئے ہیں۔ کہ ان سے سالگرہ کا چندہ جون یا جولائی یا اگست وغیرہ میں وصول کیا تھا۔ اس لئے اب بھی جون جولائی اگست میں وی پی آنا چاہیئے تھا۔ ایسے احباب کی خدمت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجپال کا قتل ایک گہری سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

(از فخر ملتانی)

(۲)

راجپال کے قتل کے متعلق اس لحاظ سے کہ ایک انسان کا خون کیا گیا۔ ہمیں ہر طرح ہمدردی اور افسوس ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ "رنگیلا رسول" جیسی رسوائے عالم کتاب ضرور ایسی تصنیف تھی۔ جس کا مقصد اور غرض بجز مسلمانوں کی دلآزاری اور ہندو مسلم میں نفاق اور عداوت کی آگ بھڑکانے کے کوئی تحقیق حق یا اظہارِ صداقت نہ تھی۔ اور بعد میں آنے والے حالات نے یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ وہ تصنیف کسی انفرادی دماغ کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ آریہ جاتی کی مجموعی مساعی اور کوششوں کا خلاصہ تھی۔ کیونکہ ایک تو رنگیلا رسول کی اشاعت پر ایک بھی آریہ اخبار نے اظہار نفرت نہ کیا۔ دوسرے مسلمانوں کی چیخ و پکار پر جب گورنمنٹ نے مقدمہ چلایا۔ تو آریہ جاتی نے اس مقدمہ پر تریسٹھ ہزار خرچ کرنے کے علاوہ اپنی تمام کوششوں سے کام لے کر آخر راجپال کو بری کرا دیا۔ اور اپنی ہمسایہ قوم یعنی مسلمانوں کے احساسات کا رتی بھر بھی خیال نہ کیا۔ حالانکہ مہاتما گاندھی کو اتنی عقل آگئی۔ کہ مسلمانوں سے پولٹیکل مفاد کو مدنظر رکھکر "ینگ انڈیا" میں مسلمانوں کی طفل تسلی کرتے ہوئے "رنگیلا رسول" کی مذمت کی۔ مگر آریہ جاتی نے جان و مال اور عزت و آبرو سے "رنگیلا رسول" کو شائع کرنیوالے کی حمایت کر کے دنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ وہ کتاب شخصی طور پر نہیں۔ بلکہ تمام قوم کی متفقہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ

رنگیلا رسول ایک بہت بڑی گہری سازش کا نتیجہ ہے

جس [illegible] مسافرت پیدا ہو جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جوشیلہ طبقہ میں غیر معمولی جوش بھر جائے۔ بدامنی ہو۔ قتل و خون پر آمادگی ہو۔ اور اس طرح گورنمنٹ کے نظام میں خلل پیدا ہو کر گورنمنٹ بدنام ہو۔ پس ان وجوہات پر ایک مبصر اور باریک بین انسان کا حق ہے۔ کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ

راجپال کے قتل کی تمامتر ذمہ داری آریہ جاتی پر ہے

ورنہ اگر "رنگیلا رسول" جیسی گندی کتاب پر آریہ جاتی میں سے کم سے کم وہ طبقہ جو اپنے تئیں شریف اور حلیم اور اتحاد کا حامی سمجھتا ہے اظہار نفرت کرتا اور قومی رنگ میں نہ صرف اس کتاب کی اشاعت ممنوع قرار دیتا۔ بلکہ اس پر ایک اثر پذیر ڈنڈ لگاتا۔ تو پھر کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ مسلمانوں میں سے اس جوشیلہ طبقہ کو سکون نہ حاصل ہوتا جن میں سے کہا جاتا ہے۔ کہ کسی نے راجپال کو قتل کر دیا۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو نئی تعلیم کے ماتحت اپنے مقدس رسول کے متعلق ایسے دلآزار اور توہین آمیز مضامین دیکھ سنکر وہ احساس نہیں رکھتا جو ایک غیور اور حساس مسلمان کو ہونا لازمی ہے اور دوسرا طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو امن عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دوسری گورنمنٹ کے ماتحت ہوتے ہوئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھتا ہوا دل پر جبر کر کے غیر معمولی صبر و تحمل سے کام لیتا ہے۔ البتہ ایک تیسرا طبقہ نوجوانوں اور مذہبی دیوانوں کا ایسا بھی ہے۔ جو خواہ عملی طور پر مذہب میں کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ مگر اپنے پاک رسول کے حق میں وہ اس قدر غیرت رکھتے ہیں۔ کہ اتنی غیرت شائد دوسری قوموں کے افراد اپنے والدین کے حق میں بھی نہ رکھتے ہوں۔ اور اُن میں صبر و تحمل تو بجائے خود رہا۔ وہ ضبط اور حاموشی سے بھی بکلی ناآشنا ہیں

پس ان فطری کمزوریوں یا بالفاظ دیگر فطری قویٰ کو غیر معمولی طور پر استعمال کرنے والا طبقہ کم و بیش ہر قوم میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان چند سالوں کے واقعات۔ جو لاہور۔ ہردوار سہارن پور۔ ملتان۔ کٹار پور۔ مالابار وغیرہ میں رونما ہوئے ہیں۔ اس امر پر کافی شاہد ہیں۔ کہ ہندو جاتی نے کس طرح بیدردی سے سفاکانہ طور پر مسلمان مردوں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کیا۔ زندہ جلا کر پھونک دیا۔ بے حرمتی کی۔ نیز آب کی پچکاریوں سے معصوموں کو ہلاک کیا۔ غرضیکہ ان روح فرسا واقعات کی یاد آکر انسان کے رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے۔ پھر کیا ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ سب واقعات تمام ہندوؤں کی گہری سازش کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ ایک تو ان جور و ستم کے واقعات پر کسی ہندو اخبار نے اظہار نفرت نہیں کیا۔ مزید برآں ان ظالموں اور سفاکوں کی بریت کرانے میں ہندو جاتی نے زر و مال اور جان و دل اور رسوخ اور اثر سے جان توڑ کوشش کی۔ بڑے بڑے حامیان اتحاد ہندو جھٹ ایسے موقعوں پر خود جا پہنچے۔ پھر جہاں کہیں دیکھا۔ کہ ہندوؤں کی دست درازی اور ظلم و تعدی ظاہر ہو گئی ہے۔ وہاں مہاتما گاندھی اور مالوی جی بھی اتحاد کا سرمن دینے کے لئے جا براجے۔ اور جہاں دیکھا۔ کہ ہندوؤں کے کئے پر پردہ پڑ گیا ہے۔ اور نوکل ہندوؤں نے اپنی حکمت عملی سے ہی کام نمٹا لیا ہے۔ اور مسلمانوں کو لینے کے دینے میں ڈالنے میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ تو اس وقت مہاتما جی مہاراج چپ کا روزہ رکھ لیتے ہیں۔ غرضیکہ ان چال بازیوں سے مسلمانوں کو کچلنے اور تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی۔ ان حالات میں ہم کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ جس قدر قتل و غارت ہندوؤں کی طرف سے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ وہ سب ایک بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گہری سازش کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ مگر ہاں تقسیم کار کے اصول کے مطابق یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن ہم یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے پھر زبان پر نہیں لاتے۔

اب جبکہ راجپال کا قتل واقع ہوا ہے اور کہا جاتا ہے۔ کہ علم دین نامی ایک مسلمان نے قتل کیا ہے۔ قبل از فیصلہ کسی کو حق نہیں۔ کہ وہ علم دین کو قاتل قاتل لکھ کر خود جج بن جائے۔ اور قبل از فیصلہ عدالت ایک مسلمان کو قاتل قرار دے۔ بہر حال کوئی بھی قاتل ہو۔ ہمیں مقتول سے بحیثیت انسان ہونے کے ہمدردی ہے۔ کاش اس قتل کی وجہ ہی (جو رنگیلا رسول کی اشاعت بتائی جاتی ہے) پیدا نہ ہوتی۔ تاکہ نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ تاہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس وقت اپنے اسلامی جذبہ کو کام میں لائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کسی معصوم اور بے گناہ مسلمان کو صدقے کا بکرا نہ بنایا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ یہ پکڑا ہوا ملزم دراصل قاتل نہ ہو۔ بلکہ ہندو آنہ پروپیگنڈا کے ماتحت موٹی گردن والا دیکھ کر پھنسا لیا گیا ہو۔ پس جہاں ہندو جاتی نے ہر دوار وغیرہ کے خون چکاں واقعات کے ملزمان کی کھلم کھلا حمایت کی تھی۔ وہاں مسلمانوں کو بھی بدرجہ اولیٰ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اپنے ایک غریب مسلمان کی کھلے بندوں امداد کریں۔ اور ہندوؤں کے پیشگی پروپیگنڈا سے نہ گھبرا دیں۔ کہ کبھی تو اتحاد کی میٹھی لوری کے ذریعہ مسلمانوں کا منہ بند کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں کانگرس شاہی مسلمانوں کے ذریعہ اظہار نفرت وغیرہ سے اور کہیں سازش کی دھمکی سے مسلمانوں کے لبوں پر مہر لگائی جا رہی ہے۔ جب تک گرفتار شدہ مسلمان مجرم نہیں گردانا جاتا۔ تب تک پورے زور سے مسلمانوں کو اس کی حمایت میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور اگر وہ یقینی طور پر قاتل ثابت ہو جائے۔ تو پھر الگ ہو جانا ہی تعلیم اسلام ہے۔ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہندو مسلم ذہنیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہندو بیرسٹر دس ہزاری ایسے موقعوں پر دس روپے بھی فیس کے نہیں لیتے۔ بلکہ اپنا خرچ کر کے موقعہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر مسلمان بیرسٹر اوّلی تو ایسے مقدمات کو لیتے ہوئے سخت گھبراتے ہیں دوسرے وہ اگر لیتے ہیں۔ تو دس دس ہزار کا پہلے مطالبہ کر دیتے ہیں۔ پس ایسی گری ہوئی ذہنیت کی موجودگی میں مسلمانوں کو غیر معمولی کوشش اور ہمت سے کام لینا چاہیئے۔

قانون میں بہت بڑی وسعت ہے۔ ابھی پچھلے دنوں جے چند کے قتل میں گوردھن سنگھ مجرم جس کے متعلق عینی گواہ۔ قرائن قویہ موجود۔ مگر قانون نے اس کو شبہ کا موقعہ دیکر پھانسی اور دریائے شور سے بچا لیا۔ اس ملزم کے لئے تو گوردھن سنگھ سے کہیں زیادہ گنجائش ہے۔ اس لئے اس ملزم کے خویش و اقارب کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عموماً مایوس نہ رہنا چاہیئے۔ اور کوشش میں ہمت نہ ہاریں۔ مگر اسی حد تک جس حد تک شریعت اسلام اور قانون گورنمنٹ اجازت دیتا ہے۔

قتل راجپال کی مزید تحقیقات

لالہ جواہر لعل انسپکٹر پولیس اس امر کی تفتیش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ کہ آیا قتل مذکور کی تہ میں کوئی سازش ہے یا نہیں؟ ایک شخص سمی فتو کو گرفتار کیا ہے۔ اسکے خلاف اعانت مجرمانہ کا الزام ہے۔ ۱۰ر اپریل کو پولیس نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے فتو مذکور کا چودہ دن کے لئے ریمانڈ حاصل کر لیا۔ ملزم پولیس کی حفاظت میں ہے۔ وہ اور دیگر زیر تفتیش اشخاص جلتے ہیں۔ لیکن ابھی تک پولیس تصفیہ نہیں کر سکی۔ اس تفتیش میں ایک مسلمان بھی برابر کا عہدیدار شامل کر لیا جائے۔ تو مسلمانوں کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے گی۔

قتل راجپال کا مقدمہ عدالت میں

(۱)

لاہور ۱۰ر اپریل۔ راجپال کے قتل کا مقدمہ آج ۱۰ بجے سٹرلوٹس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے سامنے سنٹرل جیل لاہور میں یک غیر متوقع طور پر پیش ہوا۔ ملزم کہ ایک بنچ پر چوبدار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ہتھکڑیاں پہنا کر بٹھایا گیا ملزم کے چہرہ پر کسی قسم کی اداسی نہ تھی۔ وہ صاف کپڑوں میں ملبوس تھا۔ ملزم کی طرف سے کوئی پیروکار نہ تھا۔ سرکار کی طرف سے رائے صاحب ایشر داس ڈپٹی پراسیکیوٹنگ سپرنٹنڈنٹ پیروی مقدمہ کر رہے تھے۔ لوگوں کو بروقت خبر نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ مقدمہ سننے کے لئے نہ پہنچ سکے۔ اور جو پہنچے تھے۔ وہ پہرہ ہونے کی وجہ سے اندر نہ جا سکے۔ سنٹرل جیل کے باہر سرویں والے بازار کے کچھ مسلمان جمع تھے۔

پہلا گواہ

۱۰ بجے کے قریب کارروائی شروع ہوئی۔ پہلا گواہ کدار ناتھ ملازم راجپال پیش ہوا۔ جس نے بیان کیا۔ کہ جب لالہ جی پر حملہ ہوا۔ وہ دوکان میں موجود تھا۔ ملزم نے جلدی سے چھری گھونپ دی۔ اور پھر وہ دوڑنے لگا۔ اسے روکنے کے لئے کدار ناتھ کے ہاتھ میں اور کچھ نہ تھا۔ اس نے کتابیں اٹھا کر ہی ملزم کے ماریں۔ جو چار بازار میں جا گریں۔ اس کے بعد چیخ و پکار شروع کر دی۔ جس پر ارد گرد کے لوگ اس واقعہ پر متوجہ ہوئے۔

بھگت رام کا بیان

راجپال کے دوسرے ملازم بھگت رام ولد بگڑ مل کا بیان ہوا۔ جس نے کدار ناتھ کے بیان کی تصدیق کی۔

اس کے بعد دو یا تین کی شہادت ہوئی۔ جس نے بیان کیا۔ کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا دفتر کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ شور سنائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا۔ کہ مارا گیا۔ پکڑو۔ پکڑو۔ ابھی یہ شور بلند ہو رہا تھا۔ کہ ایک شخص ہمارے پرائیویٹ کوارٹر کی طرف بڑھا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے میری گرفت سے نکلنے کی بہت جد و جہد کی۔ مگر میں نے اس کو نہ چھوڑا۔ اس کے پیچھے لالہ پرمانند اور لالہ نانک چند کپور اور کئی شخص دوڑے آ رہے تھے جب میں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ تو اس نے مجھ سے کہا۔ کہ میں نے رسول کا بدلہ لے لیا ہے اور میں نے اپنا کام پورا کر دیا ہے۔ اس کو پکڑ کر موقع واردات پر لے آئے۔ وہاں ہم پندرہ بیس منٹ ٹھہرے۔ اس کے بعد پولیس والے اس کو ہتھکڑی لگا کر لوہاری گارد میں لے گئے۔

زال بعد میں مقتول کی دوکان کے اندر چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ راجپال کے کپڑے خون میں تربتر تھے۔ اور جہاں وہ پڑے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ایک کیش بکس اور ڈکس کے درمیان چھرا پھنسا ہوا پڑا تھا۔ چھرے کا منہ دیوار کی طرف تھا۔ اور خون میں لت پت تھا۔ زال بعد ملزم کی شناخت کرائی گئی تھی۔ سوا دس بجے اس کی لاری اندر آئی تھی۔ چھری کے متعلق میں نے کہا تھا۔ کہ اس کی نوک ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور دستہ کالے رنگ کا تھا۔ نیز خون میں لت پت تھا۔

ملزم سے عدالت نے کہا۔ کہ کیا تم گواہ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ تو اس نے جواب اثبات میں دیا۔ اور کہا۔ کہ میں گواہ سے سوال پوچھوں گا۔

لالہ نانک چند کپور

اس گواہ نے بیان کیا۔ کہ سنیچر وار ۲ بجے کے قریب میں اپنی دوکان کے تھڑے پر کھڑا تھا۔ کہ میں نے شور سنا۔ راجپال کے نوکر نے شور مچایا۔ اسی اثنا میں میں نے ایک آدمی اندر سے بھاگتے دیکھا۔ شور سنتے ہی کہ مارا گیا۔ مارا گیا میں بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ میرے ساتھ لالہ پرمانند بھگت رام وغیرہ اور بھی آدمی تھے۔ ملزم ہسپتال کی طرف بھاگا جا رہا تھا اور لالہ سیتا رام لکڑی والے کی دوکان کے اندر داخل ہو گیا۔ وہاں لالہ دیارتن نے اس کو پکڑ لیا۔ ہم بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ ملزم نے وہاں کہا کہ یہ میرا دشمن نہ تھا۔ بلکہ میرے رسول کا دشمن تھا۔ میں نے اپنا فرض پورا کیا۔ اس کے بعد اس نے چھری دیکھی۔ وہ خون میں لت پت تھی۔ ہمارے واپس آتے ہی راجپال ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ پولیس پہنچ گئی۔ ملزم کو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔ اور لاش ہسپتال بھیج دی گئی۔ عدالت نے ملزم سے کہا۔ کہ تم گواہ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔

لالہ پرمانند سوداگر کاغذ ہسپتال روڈ

اس گواہ نے بیان کیا۔ کہ میں اپنی دوکان کے تھڑے پر بیٹھا ہوا تھا جب میں نے مارا گیا مارا گیا کا شور سنا۔ تو میں بھی ملزم کے تعاقب میں دوڑا۔ میرے ساتھ لالہ نانک چند کپور بھی تھے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے لالہ دیارتن نے اسے پکڑ لیا۔ اور راجپال کی دوکان کی طرف آ رہے تھے۔ ہم بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اور جب واپس آئے تو دیکھا کہ راجپال ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ پولیس کے آنے پر ملزم کو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

کانسٹبلوں کی شہادتیں

اس کے بعد رحمت خاں کانسٹبل نشانہ کچہری کا بیان ہوا۔ جس نے کہا کہ گشت کرتے ہوئے مجھے ایک لڑکے نے بتایا تھا۔ کہ راجپال مارا گیا۔ برکت علی ہیڈ کانسٹیبل اور ایک کانسٹبل کے ہمراہ میں موقعہ پر گیا۔ میں ہی ملزم کو پکڑنے کے لئے ہتھکڑیاں لے کر آیا تھا۔ برکت علی ہیڈ کانسٹیبل ٹریفک ڈیوٹی نے بھی واردات کے بعد موقعہ پر پہنچنے کی شہادت دی۔ تارا چند ہیڈ کانسٹبل نے بیان کیا۔ کہ وہ سبزی منڈی کی طرف سے آ رہا تھا کہ اسے پتہ ملا۔ اور موقعہ پر پہنچا۔ چوہدری جلال الدین سب انسپکٹر نے بیان کیا۔ کہ میں گھر پر تھا۔ مجھے ٹیلیفون پر بلایا گیا۔

چوہدری رحمت علی سب انسپکٹر نے بیان کیا میں نے تفتیش کی تھی۔ چھریاں دکھانے پر کہا۔ یہ دو چھریاں آتمارام دوکاندار گمٹی بازار کے ہاں سے میں ہی لایا تھا۔ ملزم نے دوران تفتیش میں بتایا تھا کہ میں نے چھری ایک کباڑیہ سے لی ہے۔ میرے پوچھنے پر دوکاندار نے بتایا۔ کہ اس نے ہی چھری فروخت کی ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا۔ کہ قتل کے روز ایک شخص ۱۱½ کے قریب میری دوکان پر آیا۔ وہ ایک روز پہلے بھی آیا تھا۔ گواہ نے کہا۔ کہ یہ دو چھریاں بطور نمونہ میں اس کی دوکان سے اٹھا لایا تھا۔ ملزم کو آتمارام کباڑیہ نے جس کی دوکان سے چھری لائی گئی تھی۔ شناخت کیا۔ راجپال پر اس سے پہلے بھی دو مرتبہ قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ عدالت نے ملزم سے سوال کرنے کے لئے کہا۔ مگر اس نے کوئی سوال نہ کیا۔

ہنسراج ہیڈ کانسٹیبل تھانہ کچہری لاہور نے بیان کیا۔ کہ راجپال کی نعش کے ساتھ دوکان سے مردہ خانہ تک میں گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی نعش کا معائنہ کیا تھا۔ کپڑوں میں لے گیا تھا۔ کسی نے راستہ میں اسے چھیڑا نہیں۔ خون آلود کپڑے اسی نعش سے اتارے گئے تھے۔

ڈاکٹر گردھاری لال:۔ ڈاکٹر گردھاری لال اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈی۔ اے۔ وی سکول بورڈنگ ہاؤس نے کہا۔ کہ راجپال کی نعش کے ساتھ میں مردہ خانہ تک گیا تھا۔ اسی نعش کا ڈاکٹر نے ملاحظہ کیا۔ کسی نے اسے راستہ میں نہیں چھیڑا۔

آتمارام کباڑی گمٹی بازار نے بیان کیا۔ سنیچر وار یہ شخص (ملزم) ۹½ بجے آیا۔ پوچھا کیا آپ کے پاس چھریاں ہیں۔ میں نے ۵-۶ چھریاں دکھائیں۔ آخر ایک روپیہ پر سودا ہوا۔ وہ چھری رکھ گیا۔ اور گھنٹے کے بعد روپیہ دے کر چھری لے گیا۔ پولیس دو دن بعد میری دوکان پر پہنچی۔ اور چھریوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ کہاں سے لی ہیں۔ میں نے کہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ چھاؤنی لاہور سے جیمٹ جی کی نیلامی سے لی ہیں
میں نے تمام ذخیرہ چھریوں کا پولیس کے سامنے رکھ
دیا۔ ملزم کی طرف اشارہ کر کے گواہ نے کہا۔ کہ میں
نے پولیس لائین میں اس شخص کو پریڈ میں شناخت
کیا۔ اس وقت وہ آٹھ نو اشخاص میں ملا ہوا تھا۔ جو ملزم
کے ہمعمر تھے۔ پولیس دو چھریاں میری دوکان سے
نمونہ کے طور پر لے آئی۔

لالہ جواہر لال انسپکٹر سی۔ آئی ڈی کا بیان

محمد عثمان نقشہ نویس کی شہادت کے بعد لالہ جواہر لال
انسپکٹر سی آئی۔ ڈی لاہور نے بیان کیا۔ کہ میں نے
اس مقدمہ کی تفتیش کی ہے۔ میں ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر
موقعہ پر پہنچا تھا۔ ملزم اس وقت لوہاری دروازہ کی
تحویل میں تھا۔ میں نے ایک قمیص اور شلوار ملزم کی
جو خون آلود تھی اتروائی۔ اور پلندہ بندھوا کر اسے
سربمہر کیا۔ میں نے انہیں کیمیکل ایگزیمینر کے پاس استحان
کے لئے بھیج دیا۔ میں نے ملزم کے ہاتھ پر دو زخم دیکھے
اور نقشہ مفرد بھی تیار کر کے ڈاکٹر کو بلایا۔ اور اس کا
استحان کرایا۔ ۱۰ اپریل کو ملزم نے بتایا۔ کہ اس نے
چھری ایک بوڑھے کباڑیہ کی دوکان سے خریدی ہے
میں خود اس دوکان پر گیا۔ کباڑیہ نے ایک ڈبہ میں
چھریوں کی نمائش کی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا۔ اور
اس نے بتایا۔ کہ ایک نوجوان ۸ اپریل کی صبح کو آیا
تھا۔ اور ایک روپیہ میں ایک چھری لے گیا تھا۔ اس
کے بعد میں نے دو چھریاں نمونہ کے طور پر لے لیں۔ میں نے
چھری کیمیکل ایگزیمینر کے پاس بھیجی تھی۔ جو انہوں نے
بعد ازاں بغرض استحان کلکتہ بھیج دی ؛

ملزم کے پیروکار کا ظہور

اسی اثناء میں ایک نوجوان کمرہ عدالت میں داخل
ہوا۔ اور کہا کہ میں ملزم کی طرف سے پیروی کروں گا۔
دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ان کا نام مسٹر فرخ حسین بیرسٹر
ہے۔ اور ان کا دفتر موچی دروازہ کے باہر ہے۔ مسٹر
فرخ نے ملزم سے کچھ منٹ بات چیت کر کے عدالت
سے کہا۔ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے۔ جس میں ملزم کی
زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ملزم کی خواہش ہے۔ کہ
مقدمہ ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ اسے مقدمہ میں
ڈیفنس پیش کرنے کا پورا موقعہ حاصل ہو۔ عدالت
نے کہا۔ سماعت مقدمہ ملتوی نہیں کی جا سکتی۔ وکیل
ملزم نے کہا کہ میرا اعتراض قلم بند کر لیا جائے۔ عدالت
نے ایسا کر لیا۔

انتقال مقدمہ کی کوشش

لالہ جواہر لال کی بقیہ شہادت ہو رہی تھی۔ کہ ملزم کا
وکیل پھر کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا۔ مقدمہ ملتوی
کیا جائے۔ اور اگر یہ نہیں کیا جاتا۔ تو مجھے انتقال
مقدمہ کی درخواست گذارنے کی مہلت دی جائے۔
ہمیں فائل دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔

عدالت:۔ یہ میرا قصور نہیں۔ لیکن آپ کس بناء
پر التوائے مقدمہ چاہتے ہیں ؛

وکیل ملزم:۔ زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری۔

سرکاری وکیل۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر وکیل
ملزم کو مسل دیکھنے کا موقعہ دیا جائے۔ مگر چونکہ وہ اس
وقت مسل دیکھنے سے انکاری ہے۔ اس لئے مقدمہ
ملتوی ہونا چاہیئے۔

وکیل ملزم:۔ میں آج تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے درخواست
گذار دوں گا۔ اگر وہاں پر کامیابی نہ ہوئی۔ تو ہائیکورٹ
میں درخواست کرنی پڑیگی۔ اس لئے مجھے کافی مہلت
ملنی چاہیئے۔ عدالت نے ۱۶ اپریل تک مہلت
دے دی ؛

علم دین کی طرف سے فوری درخواست

لاہور۔ ۱۱ اپریل۔ راجپال کے مقدمہ میں مسٹر
فرخ حسین وکیل ملزم نے کارروائی مقدمہ کی نقول
حاصل کرنے کے لئے ارجنٹ درخواست دی ہے۔
آج نقول نہ مل سکیں۔ عنقریب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
کی عدالت میں درخواست انتقال دی جائیگی ؛

ہندوؤں کے مچلکے

راجپال کی نعش کے متعلق تکرار پر پولیس نے
جو مار پیٹ کی تھی۔ اسی کے سلسلہ میں پولیس نے
چند اشخاص کو جنہیں ضربات آئیں طلب کر کے
ان کے بیانات قلمبند کئے ہیں۔ تھانہ انارکلی
میں رائے صاحب دیوان چند انسپکٹر پولیس نے
پندرہ سولہ اشخاص کے بیانات جن کے چوٹیں
آئی ہیں۔ قلمبند کئے۔ بیشتر اصحاب کے بیانات کا
ماحصل یہ ہے۔ کہ پنڈت ٹھاکر دت شرما نے کہا تھا
کہ نعش نہیں ملی۔ اس لئے سب گھروں کو چلے جائیں
چنانچہ ہم گھروں کو جا رہے تھے۔ کہ پولیس نے
چوک میں روک لیا۔ اور لاٹھیاں برسانی شروع
کیں۔ دوبارہ ڈاکٹر خان چند دیو مجمع کو منتشر ہونے
کے لئے کہہ رہے تھے۔ کہ پولیس نے حملہ کیا۔ جملہ
اصحاب کے حسب سابق پچاس روپیہ کے مچلکے لئے
گئے ؛

مسٹر گاندھی کو پرکاش کا نوٹس

مہاشہ راجپال کے قتل کے لئے جہاں وہ
مسلمان ذمہ دار ہیں۔ جو اسلام کے قتل کا فرض کے
عقیدہ کے قائل ہیں۔ اور جہاں گورنمنٹ کی سختی
ذمہ دار ہے۔ کہ اس سے پہلے دو بار کے حملوں
کی حالت میں اس نے اس سازش کی تہ تک پہنچنے
کی پرواہ نہ کی۔ جو ان حملوں کی پشت پر تھی۔
وہاں مہاتما گاندھی بھی بری الذمہ نہیں۔ جنہوں نے
رنگیلا رسول کے خلاف آواز بلند کر کے مسلمانوں کو
مہاشہ راجپال کے خلاف اکسایا۔ اور گورنمنٹ کو
مقدمہ چلانے کا موقعہ دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ
مہاتما گاندھی جو معمولی غلطیوں کے لئے پراشچت
کرتے ہیں شہرت رکھتے ہیں۔ اس پہاڑ کی سی
غلطی کے لئے جس کا نتیجہ مہاشہ راجپال کا قتل
ہے۔ پراشچت کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر کرتے ہیں۔
تو پراشچت کس نوعیت کا ہوتا ہے۔" (پرکاش ۱۴ اپریل)

فاروق۔ دیکھئے مہاتما گاندھی پرکاش کی عدالت میں
اپنا ڈیفنس پیش کر کے صفائی کرتے ہیں۔ یا آریہ سماج کے
رجسٹر مخالفان میں اپنا نام درج کراتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں بم کا کارخانہ

لاہور ۱۵ر اپریل۔ آج کی گرفتاریوں کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ بھگوتی سرن نامی ایک شخص نے قریب ایک ماہ ہوا۔ سیکلوڈروڈ پر خواجہ محمد بخش آسٹریلین کا ایک مکان جو کشمیری بلڈنگز میں واقع ہے۔ کرایہ پر لیا۔ دو ہفتہ تک مکان بالکل خالی رہا۔ جس کے بعد کچھ طلباء اس میں دیکھے گئے۔ یہ طلبہ عموماً دس بجے چلے جاتے۔ اور سہ پہر کو واپس آجاتے تھے۔ اور اکثر کئی کئی دن تک غیر حاضر رہتے۔ آج آٹھ بجے صبح پولیس اس مکان پر پہنچی۔ تو بھگوتی سرن وہاں موجود نہ تھا۔ لیکن اسکے دوسرے تین رفقاء وہیں تھے۔ قریب چار گھنٹہ کی تلاشی کے بعد ایک طیار شدہ بم اور کچھ ایسے بم جو ابھی نامکمل تھے۔ دستیاب ہوئے۔ نیز دو پستول بھی برآمد ہوئے۔ جن میں سے ایک بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی گولا بارود ملا۔ تین آدمی گرفتار کئے گئے۔ جو سب کے سب پنجابی ہندو ہیں۔ بھگوتی سرن کی خانہ تلاشی کے بعد جو ملزم گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ نوجوان بھارت سبھا کے رکن ہیں۔

پولیس کی تفتیش

معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس لاہور میں دسہرہ کے موقع پر پھٹنے والے بموں۔ دہلی میں اسمبلی میں پھٹنے والے بموں۔ سانڈرس کے قتل اور بقل اور پارا چنار سے برآمد ہونے والے بموں کے درمیان کوئی باہمی تعلق دریافت کرنے کی ڈھب میں لگی ہوئی ہے۔ اگر اسے کامیابی ہوگئی۔ تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بڑی بھاری سازش کا انکشاف ہوگا۔

افسر انچارج پولیس لاہور خبردار

سپہ سالار فوج جمہوریہ کا اعلان

لاہور ۱۵ر اپریل۔ مندرجہ ذیل نوٹس بہ عنوان "بلند آواز جسے بہرے بھی سن لیں" آج لاہوری دروازہ پر لگایا گیا ہے۔ وہو ہذا۔

نوٹس

۱۷ر اپریل کو لاہور میں پولیس نے جو خلاف قانون طریق اختیار کیا۔ اس نے ہمیں مزید کارروائی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس لئے جمہوری ایسوسی ایشن کی فوج شملہ کے کمانڈر انچیف نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سانڈرس کی طرح پر افسر انچارج لاہور پولیس سے بھی راستہ کو صاف کر دیا جائے۔ لہذا سپاہی نمبر ۲۰۳ و ۱۸۲ کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں جلد کارروائی کرے۔

حسب الحکم جی رسول

پرسنل اسسٹنٹ کمانڈر انچیف

ہیلپکین ایسوسی ایشن آرمی ہندوستانی

یہ نوٹس سُرخ کاغذ پر ٹائپ میں لکھا ہوا ہے اس کے نیچے یہ عبارت ہے:۔

"نوٹس کی نقل سپاہی نمبر ۲۰۳ و سپاہی نمبر ۱۸۲ اور اسکاٹ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور۔ ڈپٹی کمشنر لاہور اور ایڈیٹر "ٹریبیون" لاہور کے نام بغرض اطلاع بھیجی گئی"

فاروق۔ یہ فوج اور اس کا سپہ سالار کوئی گورنمنٹ کے ملازم نہیں۔ بلکہ یہ وہ خانہ برانداز باغی گروہ کی جماعت کا نام ہے۔ جو برادران وطن نے ہندوستان کے امن کو تباہ کرنے کے لئے اپنے گھر میں تیار کی ہے۔ اور اب تک گورنمنٹ کے قابو سے باہر ہے۔

رہتک۔ ۱۵ر اپریل۔ رہتک کے ہندو جاٹوں نے سب انسپکٹر پولیس کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کے کیمپ کو لوٹ لیا۔ اور مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ پانچ مسلمان شدید طور پر مجروح ہوئے۔ دس مسلمان مفقود الخبر ہیں۔ تفتیش اور تحقیقات کی اشد ضرورت ہے۔ مقامی حکام خاص توجہ کریں۔ بے کس مسلمانوں کو ظالموں سے بچائیں۔

دہلی کے حادثہ بم کی تحقیقات

نیو دہلی۔ ۱۶ر اپریل۔ اسمبلی کے حادثہ بم کے متعلق تو دہلی میں گوناگوں افواہیں اڑ رہی تھیں۔ ان پر لاہور میں بم کے کارخانہ کے انکشاف کی نسبت تازہ افواہیں مستزاد ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حادثہ اسمبلی کے ماخوذین کے متعلق جو بعض اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ان کو دہلی سے باہر کہیں پہنچایا گیا ہے۔ یہ غلط ہے بھگت سنگھ کو چاندنی چوک کے تھانہ میں اور دت کو نیو دہلی کے تھانہ میں رکھا گیا تھا۔ مگر حکام کو معلوم ہوا۔ کہ چاندنی چوک کا تھانہ بہت کھلی ہوئی جگہ ہے۔ جہاں ملزم پر کافی نگرانی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور نہ وہاں حسب دلخواہ عوام سے اس کو علیحدہ رکھا جا سکتا ہے۔ اس وجہ سے ملزم کو سول لائن میں تبدیل کر دینے کا فیصلہ ہوا۔ علاوہ بریں لاہور کی پولیس بھی دسہرہ کے حادثہ بم کے متعلق کچھ عرصہ سے ملزم کی تفتیش کر رہی ہے۔ دہلی کے حادثہ بم کی تحقیقات خود مسٹر جافریز سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کر رہے ہیں۔ اور محکمہ خبر رسانی کے بعض افسران بھی ان کی امداد کر رہے ہیں۔

۲۴ر اپریل سے مقدمہ شروع ہوگا

جیسا کہ اس وقت انتظام کیا گیا ہے۔ اسمبلی کے حادثہ بم کے ملزمین کے مقدمہ کی سماعت ۲۴ر اپریل سے مسٹر پال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوگی۔

حیرت میں ڈالنے والے جرمنی کے بے نظیر تحفے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں - سرہانوں کے غلاف غالیچے - شال - چادریں دوپٹے - سوٹ وغیرہ وغیرہ - غرضیکہ کئی قسم کے گرم - سرد اور ریشمی کپڑوں پر - اُون - ریشم اور سُوت سے ہر قسم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں - ترکیب نہایت ہی آسان ہے - غریب لڑکیوں کے لئے اور بیوہ عورتوں کیلئے روزگار کا ذریعہ اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے - ہمارا دعویٰ ہے - کہ ہندوستان بھر میں کوئی زنانہ سکول اور مکان اس مشین سے خالی نہ رہنا چاہیئے ؛

قیمت فی مشین صرف چار روپیہ

علاوہ خرچ ڈاک

گھر کا جوتشی

یہ آلہ جرمنی کے سائینسدانوں نے حال میں ایجاد کیا ہے - اس کے ذریعہ سے آپ آدھ منٹ میں دیکھ سکتے ہیں - عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یا کوئی جانور یا حیوان وغیرہ - بچہ نر دیگی یا مادہ - مقدمہ میں جیت ہوگی یا ہار - امتحان میں کامیابی ہوگی یا نہیں - غرضیکہ ہر ایک ایسی بات آلہ قبل از وقت بتائیگا ؛

قیمت فی آلہ معہ مکمل ترکیب صرف دو روپے

علاوہ خرچ ڈاک

فوٹو ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر شوقین اصحاب کی خاطر زر کثیر صرف کر کے جرمنی کے ماہرین فن سے تیار کروایا گیا ہے - عورت - مرد - جانور - درخت مکان گرجا - مسجد - مندر - ریل - ہوائی جہاز وغیرہ چلتے پھرتے - اڑتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک ضرور منگائیں - ہر کیمرہ کے ساتھ مکمل پرچہ ترکیب - تصویر اتارنے کے لئے پلیٹ دھونے کے لئے مکمل مصالحہ وغیرہ بھی بالکل مفت روانہ ہوتا ہے - ایسی سستی اور عمدہ چیز آپ کو کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں ملیگی -

قیمت فی کیمرہ معہ مکمل سامان وغیرہ

صرف پانچ روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

طلسمی لالٹین

سینما اور تھیٹروں میں ہر روز جا کر پیسے لگا کر سے آپ ایک طلسمی لالٹین منگا لیجئے - اور گھر بیٹھے ہی مفت میں روزانہ ان نظاروں کو دیکھ لیجئے - غریب لوگ اس کو منگا کر تماشا دکھا کر روپیہ کما سکتے ہیں - اور امیروں کے لئے یہ ایک اعلیٰ قسم کا شغل اور تماشا ہے ؛

قیمت فی عدد معہ مکمل سامان صرف پندرہ روپیہ دو عدد فلم پندرہ روپے علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر

منیجر برلن ٹریڈنگ ایجنسی (انڈیا آفس) پوسٹ بکس ۹۷ لاہور

آنکھوں کے مریضوں کو خوشخبری

ہزار ہا مریضوں کے ہاتھوں سے نکلنے کے بعد موتیا بند - پھولا - ناخونہ - کگروں کے کثیر التعداد مریضوں کے اوپریشن کرنے کے بعد میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ اسی فیصدی آنکھ کی بیماریاں کگروں سے پیدا ہوتی ہیں - اگر آپ کی آنکھوں سے پانی بہتا ہے - آنکھیں سُرخ - خارش - جلن - آنکھوں کا گھبرانا شکایات ہیں - یہ سب کگروں کی موجودگی کی علامات ہیں - کگروں جیسے موذی مرض کے اسباب - علامات - یورپ - امریکہ - جاپان اور ہندوستان اور دیگر ممالک میں جو جو اس مرض نے تباہیاں لیں - ان کو ہم نے رسالہ روہے کگرے میں خوب واضح کیا ہے - اگر آپ صحت چاہتے ہیں تو کگرنول بکس طلب کر کے استعمال میں لائیں - جو بچے سے لیکر بوڑھے تک مفید ہے - چند دن میں آنکھوں کی حالت بدل دیتا ہے - قیمت بکس کلاں ۸ آنہ - ۲ روپیہ بکس خورد ۸ آنہ - ۱ روپیہ

ڈاکٹر عبدالرحمن (احمدی) فزیشن سرجن اینڈ اوپٹیشن موگا -

بیکاروں کی ضرورت

اگر آپ بیکار ہیں - اور روزی کمانے کیلئے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں - تو آیئے ہم آپ کو ملازمت سے نجات حاصل کرنیکا ایک نسخہ بتلاتے ہیں آپ ایک روپیہ خرچ کر کے نو بیر پختہ کپڑے دھونے کا صابن جو عمدہ کم خرچ اور جھاگ دینے والا ہوگا بنانا گھر بیٹھے ہی سیکھ لیں یہ صابن ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتا ہے - آپ دو روپے نفع کما سکتے ہیں - ملازمت پیشہ لوگ بھی ایسا مفید صابن صرف ایک گھنٹہ میں گھر میں تیار کر لیا کریں - اور بازار کے گراں اور غیر مفید صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں - اشتہار کی اُجرت وصول کرنے کیلئے ہم نے فیس نہایت معمولی صرف دو روپے مقرر کر دی ہے - نسخہ بذریعہ وی پی ارسال ہوگا - یہ رعایت صرف ایک مہینہ کے لئے ہے - فائدہ اٹھائیں اور اس نسخہ کو منگائیں اور گھر بیٹھے دو روپیہ نفع کمائیں ؛

مہتمم احمدیہ دواخانہ قادیان (پنجاب)